Volume 03, Issue 02,
April-June 2025
PP: 70-86
Open Access on:
www.alimanjournal.com

الایمان AL-IMAN Research Journal
P-ISSN: 3006-1261 E-ISSN: 3006-127X
https://doi.org/10.63283/IRJ.03.02/05

مستشرقین کا سورتوں کے نظم پر تنقیدات جائزہ

A Critical Review of Orientalists' Critiques on the Coherence of Qurʾānic Sūrahs

Muhammad Basharat[1]*, Dr. Taj-Ud-Din Azhari[2]

Article History

Received
20-04-2025

Accepted
15-05-2025

Published
23-05-2025

Indexing

WORLD of JOURNALS
ASIAN Research Index
Signatory of DORA
اشاریہ اردو جرائد
ACADEMIA
Google Scholar
EuroPub

Abstract

This study critically examines the Orientalist critiques regarding the structural arrangement of the Qur'an's surahs, focusing on four key objections: (1) the discrepancy between the chronological order of revelation (tarteeb nuzuli) and the canonical arrangement (tarteeb tawqifi), (2) variations in surah length and literary style, (3) perceived lack of thematic unity, and (4) absence of historical chronology. Orientalist scholars such as Nöldeke, Montgomery Watt, and Richard Bell argue that these factors disrupt the Qur'an's coherence and hinder its comprehensibility.

In response, the analysis underscores the divine wisdom (hikmah) behind the Qur'an's canonical arrangement, emphasizing its pedagogical, theological, and ethical objectives. It highlights that the Qur'an's structure is not arbitrary but rooted in divine guidance, as evidenced by the Prophet Muhammad's (ﷺ) direct oversight and the consensus of the Companions during its compilation. The study refutes Orientalist claims by demonstrating how the Qur'an's arrangement prioritizes spiritual guidance over historical or thematic linearity, caters to diverse audiences through its rhetorical styles, and integrates legal, moral, and theological teachings cohesively.

Scholars like Muhammad Abduh, Fazlur Rahman, and classical exegetes such as Al-Suyuti and Al-Razi are cited to affirm the Qur'an's structural integrity as a manifestation of its miraculous nature (i'jaz). The conclusion asserts that the Qur'an's unique organization aligns with its universal message, ensuring relevance across time and context while preserving its transformative impact.

Keywords:

Quranic Structure, Orientalist Critiques, Divine Arrangement (tarteeb tawqifi), Thematic Coherence, Historical Chronology, Quranic Exegesis, Nöldeke, Montgomery Watt, Quranic miraculousness (i'jaz).

[1] *PhD Scholar, HITEC University Taxila.* muhammadbasharat412@gmail.com

****Corresponding Author***

[2]*Assistant Professor, Professor, Department of Islamic Studies HITEC University Taxila.*
tajudin.azhari@hitecuni.edu.pk

All Rights Reserved © 2023 This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License

HIRA INSTITUTE of Social Sciences Research & Development
ROAD Directory of Open Access Scholarly Resources
OPEN ACCESS

قرآن مجید کے نظم و ترتیب کے حوالے سے مستشرقین کی جانب سے متعدد تنقیدات سامنے آئی ہیں۔ان تنقیدات کو دو بنیادی حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے:

- **سورتوں کے باہمی نظم پر تنقیدات**
- **آیات کے باہمی نظم پر تنقیدات**

اس فصل میں سورتوں کے باہمی نظم پر کی گئی تنقیدات کا جائزہ لیا گیا ہے اور فصل دوم میں آیت کے باہمی نظم پر جائزہ لیا گیا ہے۔ ان تنقیدات کی چار بنیادیں ہیں۔ جس کی وجہ سے سورتوں کے باہمی نظم پر تنقید کی جاتی ہے۔

1. **ترتیب نزولی اور ترتیب توقیفی میں عدم مطابقت**
2. **سورتوں کی طوالت اور ساخت میں فرق**
3. **موضوعاتی یکسانیت کا فقدان**
4. **تاریخی تسلسل کا فقدان**

ذیل میں ان چاروں وجوہات کا الگ الگ جائزہ لیا گیا ہے۔ جس سے ان تنقیدات کی درست پوزیشن واضح ہو جائے گی۔

1۔ترتیب نزولی اور ترتیب توقیفی میں عدم مطابقت

یہ بات مسلم ہے کہ نزول کے وقت قرآن مجید کی ترتیب کچھ اور تھی لیکن موجودہ قرآن مجید اس ترتیب پر نہیں ہے۔مثلاً سورت العلق سب سے پہلے نازل ہوئی لیکن ترتیب توفیقی میں اس کا نمبر 96 ہے اور سورت بقرۃ کے نزول کا آغاز ہجرت مدینہ کے شروع میں ہوا اور تقریباً 8 یا 9 ہجری تک سورتیں نازل ہوتی رہیں۔ مستشرقین کے نزدیک جب قرآن مجید کو جمع کیا گیا تو اس ترتیب کو آگے پیچھے کر دیا گیا جس کی وجہ سے سورتوں کا باہمی نظم برقرار نہیں رہا۔ چنانچہ جرمن مستشرق نولڈیکے لکھتا ہے:۔

"The arrangement of the Qur'an as we have it today does not follow the chronological order of revelation. This lack of chronological sequence creates a disjointed and incoherent structure in the text"[1]

(موجودہ قرآن کی ترتیب نزول کے وقت کے اعتبار سے نہیں ہے۔ یہ تاریخی ترتیب کا فقدان متن میں ایک بے ربط اور غیر مربوط ساخت پیدا کرتا ہے)

رچرڈ بیل کے نزدیک ترتیب توقیفی سے قرآن مجید کا نظم متاثر ہوا اور اس کے متن میں بے ترتیبی پیدا ہو گئی جس کی وجہ سے فہم قرآن میں اُلجھن پیدا ہوتی ہے۔ چنانچہ رچرڈ بیل لکھتا ہے:۔

"The arrangement of the Qur'an as it stands today does not follow any logical or chronological order. This lack of systematic arrangement creates confusion in understanding the text."[2]

قرآن کی موجودہ ترتیب کسی منطقی یا تاریخی ترتیب کے مطابق نہیں ہے۔ اس منظم ترتیب کے فقدان کی وجہ سے متن کو سمجھنے میں اُلجھن پیدا ہوتی ہے۔

منٹگمری واٹ بھی موجودہ ترتیب کو تاریخی اور موضوعاتی لحاظ سے غیر منظم قرار دیتے ہوئے لکھتا ہے:

"The present arrangement of the Qur'an does not follow any logical or chronological order.This lack of systematic arrangement makes it difficult to understand the text in a coherent manner."[3]

(قرآن کی موجودہ ترتیب کسی منطقی یا تاریخی ترتیب کے مطابق نہیں ہے۔ اس منظم ترتیب کے فقدان کی وجہ سے متن کو مربوط طریقے سے سمجھنا مشکل ہو جاتا ہے)

ان عبارات سے معلوم ہوتا ہے کہ مستشرقین کے نزدیک قرآن مجید کے نظم میں عدم مطابقت کی بڑی وجہ ترتیب نزولی اور ترتیب توقیفی میں فرق ہے۔ جس کی وجہ سے قرآنی متن غیر مربوط ہو گیا ہے اور قرآن مجید کا سمجھنا مشکل ہو گیا ہے۔

تجزیہ:

1)ترتیبِ مصحف کی الہامی حیثیت

قرآن مجید کی ترتیب نزولی اور ترتیب توقیفی دونوں اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کردہ ہیں۔ موجودہ ترتیب صحابہ کرام کی ترتیب کردہ نہیں ہے، بلکہ نبی کریم ﷺ نے قرآن مجید کی کتابت کے وقت اس چیز کا اہتمام کیا کہ جب کوئی وحی نازل ہوتی تو اس کا محل کہ فلاں سورت کی فلاں آیت کے بعد لکھا جائے۔

نبی اکرم ﷺ نے ترتیبِ مصحف خود متعین کی

جب کوئی آیت نازل ہوتی، نبی اکرم ﷺ وحی لکھنے والے صحابہ کو فرماتے کہ اسے فلاں سورۃ میں فلاں مقام پر لکھ دو۔[4]

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ترتیب اللہ کے حکم کے مطابق طے کی گئی تھی، نہ کہ بعد میں کسی اجتہادی عمل کے ذریعے طے کی گئی ہے۔[5]

حضرت جبرئیل علیہ السلام کا ترتیبِ قرآن پر عمل

حضرت جبرئیل علیہ السلام ہر سال رمضان میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ قرآن کا دور (مکمل تلاوت و ترتیب) کرواتے تھے اور آخری سال میں دوبار قرآن کا مکمل دور کیا گیا۔[6]

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ترتیب پہلے سے متعین اور الہامی تھی۔ البتہ نزول وقت اور حالات کے مطابق ہوتا رہاہے۔ رسول اللہ ﷺ نمازوں میں اور جبرئیل علیہ السلام کے ساتھ قرآن مجید کے دور کے ساتھ ترتیب توقیفی کو ترتیب دیتے رہتے تھے اور صحابہ کرام بھی اسی ترتیب سے قرآن مجید کو یاد رکھتے تھے۔

2)ہدایت کی حکمت اور عملی ترتیب

2.1) قرآن تاریخی کتاب نہیں بلکہ کتاب ہدیٰ ہے

قرآن کا اصل مقصد ہدایت دینا ہے نہ کہ صرف تاریخی ترتیب کو برقرار رکھنا۔ اگر قرآن کی ترتیب نزولی رکھی جاتی تو فقہی اور عملی احکام منتشر ہو جاتے۔[7]

موجودہ ترتیب میں عبادات، اخلاقیات اور قانونی احکام کو مرکزی حیثیت دی گئی ہے۔[8]

اس لیے جب قرآن مجید کا نظر عمیق سے مطالعہ کیا جاتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ احکامات جن مقامات پر جس ترتیب سے ہیں۔ اس سے احکامات کی ضرورت واہمیت اور کلام الہٰی کا حسن نمایاں نظر آتا ہے۔ مثلاً قرآن مجید کے آغاز میں سورت بقرۃ اور سورت آل عمران ہیں۔ بعثت کے زمانے سے ہنوز تک دنیا کی تہذیبوں کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اہل کتاب میں سے یہود کی مکاریاں توحید، رسالت، جہاد اور اسلام کے معاشرتی نظام پر اثراانداز ہوتی ہیں۔ اس لیے سورت بقرۃ میں اس ساری صورتحال کو بڑے مفصل انداز میں بیان کیا گیا۔ اس کے بعد عیسائیوں کے مغالطہ اور مسلمانوں کے باہمی افتراق سے اسلام کو ناقابل تلافی نقصان پہنچتا ہے۔ سورت آل عمران میں اس کو واضح کیا گیا ہے۔

2.2) فقہی احکام کی ترتیب اور آسانی

اگر قرآن کی ترتیب نزولی ہوتی تو بعض ابتدائی مکی سورتوں میں دی گئی عام ہدایات اور مدنی سورتوں میں دیے گئے تفصیلی قوانین عجیب انداز میں ترتیب پاتے۔ مکی سورتوں میں عمومی طور پر فصاحت وبلاغت کے اعلیٰ معیار پر کلام کیا گیا ہے۔ تو مطالعہ قرآن کا ابتدائی قاری اس الجھن کا شکار ہو جاتا اور احکامات الٰہیہ کا اثر خاص مرتب نہ ہوتا۔

مثال کے طور پر سورۃ البقرہ میں نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ اور دیگر قوانین ہیں، جو اگر نزولی ترتیب میں ہوتے تو بکھرے ہوتے۔ [9]

3) تدوینِ قرآن: صحابہ کرامؓ کا اجماعی فیصلہ

3.1) حضرت ابو بکرؓ اور زید بن ثابتؓ کا کام

حضرت ابو بکر صدیقؓ کے دور میں جب حفاظ کی شہادت ہوئی تو حضرت عمرؓ کے مشورے پر قرآن کو جمع کیا گیا۔ [10]

حضرت زید بن ثابتؓ نے اسے موجودہ ترتیب کے مطابق جمع کیا، کیونکہ یہی ترتیب نبی اکرم صَلَّى ٱللَّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے بتائی تھی۔ [11]

3.2) حضرت عثمانؓ کا مصحف اور امت کا اجماع

حضرت عثمانؓ کے دور میں تمام مسلمانوں سے قرآن کریم کے صحائف کو ایک ہی ترتیب پر جمع کیا گیا اور باقی ذاتی نسخے جلا دیئے گئے تاکہ امت میں اختلاف نہ ہو۔ [12]

اگر نزولی ترتیب زیادہ موزوں ہوتی تو صحابہ کرامؓ اسے اختیار کرتے، لیکن انہوں نے نبی اکرم صَلَّى ٱللَّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی تعلیم کردہ ترتیب کو ہی اپنایا۔ [13]

مستشرقین کی ان تنقیدات کے جواب میں علماء اور محققین نے واضح کیا ہے کہ قرآن کا نظم ایک الہامی ترتیب پر مبنی ہے، جو محض تاریخی یا موضوعاتی ترتیب سے بالاتر ہے۔ قرآن کی سورتوں اور آیات کی ترتیب کو نبی کریم صَلَّى ٱللَّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی ہدایت کے مطابق صحابہ کرامؓ نے مرتب کیا ہے اور اس ترتیب میں ایک گہری حکمت پوشیدہ ہے۔

محمد عبدہ:

قرآن کی ترتیب الہامی ہے اور اس میں کوئی تاریخی غلطی نہیں ہے۔ [14]

محمد مصطفی المراغی:

قرآن کا متن ایک الہامی ترتیب کے ساتھ نازل ہوا ہے اور اس میں کوئی تاریخی غلطی نہیں ہے۔ [15]

فضل الرحمن:

قرآن کی ترتیب الہامی ہے اور اس میں کوئی تاریخی یا ادبی غلطی نہیں ہے۔ [16]

خلاصہ کلام:

مندرجہ بالا نکات اور حوالہ جات سے ثابت ہوتا ہے کہ قرآن کی موجودہ ترتیب ہی الہامی اور مکمل ترین ترتیب ہے۔ یہ ترتیب نبی اکرم صَلَّى ٱللَّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی براہِ راست تعلیمات کے مطابق ہے۔ یہ ہدایت، فقہ اور عملی احکام کو بہتر طریقے سے ترتیب دیتی ہے۔ امت مسلمہ نے اسی ترتیب کو ہمیشہ اختیار کیا اور اس پر اجماع ہوا۔

لہٰذا نزولی ترتیب کے بجائے موجودہ ترتیب کو برقرار رکھنا قرآن کے پیغام کی حفاظت، اشاعت اور فہم کے لیے سب سے زیادہ حکمت والا فیصلہ تھا۔

قرآن کی ترتیبِ نزولی اور ترتیبِ مصحف میں فرق کوئی کمزوری نہیں، بلکہ یہ ایک حکمتِ الٰہیٰ ہے۔ ترتیبِ مصحف میں سورتوں کو ایک خاص معنوی اور تعلیمی مقصد کے تحت مرتب کیا گیا ہے۔ قرآن کی ترتیبِ مصحف کوئی کمزوری نہیں بلکہ یہ ایک الہامی ترتیب ہے، جو تعلیمی اور تربیتی مقاصد کو پیش نظر رکھتی ہے۔ قرآن کا متن ایک الہامی اور معجزاتی شکل رکھتا ہے۔ قرآن کی ترتیبِ مصحف کو نبی کریم ﷺ کی ہدایت کے مطابق صحابہ کرامؓ نے مرتب کیا ہے اور اس ترتیب میں ایک گہری حکمت پوشیدہ ہے۔

قرآن کا نظم ایک الہامی اور حکیمانہ ترتیب پر مبنی ہے، جو انسانی عقل سے بالاتر ہے۔ اس ترتیب میں پوشیدہ حکمتوں کو سمجھنے کے لیے گہرائی میں جا کر غور و فکر کی ضرورت ہے۔ نولڈیکے کے اعتراضات کا علمی محاکمہ کرتے ہوئے یہ ثابت کیا جا سکتا ہے کہ قرآن کا نظم ایک اعجازی پہلو رکھتا ہے، جو اس کی الہامی حیثیت کو واضح کرتا ہے۔

2) سورتوں کی ساخت اور طوالت میں تفاوت

قرآن مجید 114 سورتوں پر مشتمل ہے۔ قرآن مجید کی بعض سورتیں طویل، بعض درمیانی جبکہ زیادہ بالکل مختصر ہیں۔ اسی طرح مدنی سورتوں میں نثر ہے جبکہ مکی سورتوں میں شاعری نظر آتی ہے۔ اس اسلوب سے سورتوں کا متن متاثر ہوتا ہے۔ اس سے فہم قرآن متاثر ہوتا ہے۔ چنانچہ جرمن مستشرق نولڈیکے اپنی کتاب (The history Of Quran) میں لکھتا ہے:۔

> "The Meccan Surahs are generally short and poetic, while the Medinan Surahs are longer and more prosaic. This disparity in length and style disrupts the uniformity of the Qur'anic text."[17]
>
> (مکی سورتیں عام طور پر چھوٹی اور شاعرانہ ہیں، جبکہ مدنی سورتیں طویل اور نثری ہیں۔ طوالت اور اسلوب میں یہ تفاوت قرآن کے متن کی یکسانیت کو متاثر کرتی ہے)

منٹگمری واٹ نے یہ اعتراض بھی اُٹھایا ہے کہ قرآن کی سورتیں اپنی ساخت اور اسلوب کے اعتبار سے یکساں نہیں ہیں۔ مثلاً مکی سورتیں شاعرانہ اور مختصر ہیں، جبکہ مدنی سورتیں طویل اور نثری ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ یہ تفاوت قرآن کے نظم میں ایک قسم کا عدم توازن پیدا کرتا ہے۔ منٹگمری واٹ اپنی کتاب میں لکھتے ہیں:

> "The Meccan Surahs are characterized by their poetic and rhythmic style, while the Medinan Surahs are more prosaic and lengthier. This disparity in style and structure creates an imbalance in the Qur'anic text."[18]
>
> (مکی سورتیں اپنے شاعرانہ اور موسیقاری اسلوب کی وجہ سے ممتاز ہیں، جبکہ مدنی سورتیں نثری اور طویل ہیں۔ اسلوب اور ساخت میں یہ تفاوت قرآن کے متن میں ایک عدم توازن پیدا کرتی ہے)

تجزیہ

قرآن مجید کی سورتوں میں طوالت اور ساخت کے لحاظ سے واضح فرق پایا جاتا ہے۔ بعض سورتیں بہت طویل (جیسے سورۃ البقرہ) اور بعض نہایت مختصر (جیسے سورۃ الکوثر) ہیں۔ اس تفاوت کے پیچھے کئی حکمتیں اور وجوہات موجود ہیں، جنہیں ہم درج ذیل نکات میں تفصیل سے بیان کریں گے۔

قرآن کا تدریجی نزول اور اسلوبِ بیان

قرآن مجید ایک مستقل کتابی شکل میں یکبارگی کے ساتھ نازل نہیں ہوا ہے بلکہ تدریجی طور پر نازل ہوا ہے۔ اس لیے سورتوں کی ساخت اور طوالت میں تفاوت رہا ہے۔ چنانچہ امام زرکشی علوم القرآن میں لکھتے ہیں کہ

قرآن مجید 23 سال میں تدریجی طور پر نازل ہوا، اس لیے مختلف سورتوں کا طول و اسلوب حالات کے مطابق رہا۔[19]

ابتدائی مکی دور میں زیادہ تر سورتیں مختصر، شاعرانہ اسلوب میں اور پر زور انداز میں نازل ہوئیں تاکہ دلوں پر فوری اثر ڈالیں۔ اس لیے کہ قرآن مجید کا ہدف انسانیت کی ہدایت ہے۔ مدنی سورتوں میں احکام اور قوانین کے متعلق تفصیلی ہدایت دی گئی ہیں۔ اس لیے بھی ان میں تفاوت ہے۔ ڈاکٹر حمید اللہ صاحب اس حوالے سے رقمطراز ہے:

مدنی دور میں اسلامی ریاست کے قیام کے بعد طویل سورتیں نازل ہوئیں، جن میں قوانین، احکام اور تفصیلی ہدایات دی گئیں۔[20]

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن مجید کی موجودہ ترتیب وحی کے ذریعے ایک خاص مقصد کے تحت تشکیل پائی اور یہ مقصود الٰہی میں شامل ہے۔ لہٰذا سورتوں کا تفاوت اور طوالت اس کے نظم کو متاثر نہیں کرتا بلکہ اس کے نظم میں مزید حسن اور نکھار پیدا کرتا ہے۔

عربی زبان اور سورتوں کے مختلف انداز، سورتوں کی طوالت میں فرق کی حکمت

عربی زبان اپنا ایک خاص اثر رکھتی ہے۔ جب اس سے نصیحت، انذار اور تبشیر مقصود ہو تو اس زبان کے مختصر جملے اپنا ایک خاص اثر رکھتے ہیں۔ لیکن جب احکام کی تفصیل بیان کرنی ہو تو ایک طویل جملہ بیان کرنے کی ضرورت ہوتی ہے، تاکہ ایک جملہ میں تفصیل سے بات سمجھائی جاسکے۔ چنانچہ علامہ جلال الدین سیوطی الاتقان فی علوم القرآن میں بیان فرماتے ہیں:۔

عربی زبان میں مختصر جملوں کا زیادہ اثر ہوتا تھا، خاص طور پر شاعرانہ انداز میں۔ یہی وجہ ہے کہ مکی سورتوں میں چھوٹے جملے، قافیے اور تیز رفتار بیان ملتا ہے، جبکہ مدنی سورتوں میں زیادہ تفصیل دی گئی۔[21]

مکی اور مدنی سورتوں کی ساخت میں تفاوت کی حکمت کو ڈاکٹر فضل الرحمن صاحب بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔:

مکی سورتوں کا مقصد بنیادی عقائد کا بیان تھا، جبکہ مدنی سورتوں میں معاشرتی اور قانونی احکام شامل کیے گئے۔[22]

امام فخر الدین رازی سورتوں کے اختصار اور طوالت کی حکمت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔:

مختصر سورتیں: ابتدائی مکی دور میں مختصر سورتیں نازل ہوئیں تاکہ لوگوں کے لیے یاد رکھنا اور تبلیغ کرنا آسان ہو۔

طویل سورتیں: اسلامی ریاست کے قیام کے بعد طویل سورتیں نازل ہوئیں، کیونکہ ان میں شریعت، اجتماعی زندگی اور فقہی احکام شامل تھے۔[23]

ڈاکٹر محمد حسین ذہبی لکھتے ہیں:

اسلامی معاشرے کے قوانین اور احکام کو واضح انداز میں بیان کرنا ضروری تھا۔[24]

مثال کے طور پر سورت النباء مکی سورت ہے جو کہ مختصر سورتوں میں سے ہے۔ اب اس سورت میں اہل مکہ کے سوال کا جواب اور نصیحت اختصار کے ساتھ کی ہے کہ مختصر کلام سے طویل مقصود حاصل ہو گیا ہے۔

يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ قُلُوبٌ يَوْمَئِذٍ وَاجِفَةٌ أَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ يَقُولُونَ أَإِنَّا لَمَرْدُودُونَ فِي الْحَافِرَةِ أَإِذَا كُنَّا عِظَامًا نَخِرَةً قَالُوا تِلْكَ إِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ فَإِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَاحِدَةٌ فَإِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ[25]

جس دن کانپنے والی کانپے گی۔اس کے پیچھے آنے والی پیچھے آئے گی۔کئی دل اس دن دھڑک رہے ہوں گے۔ان کی آنکھیں جھکی ہوئی ہوں گی۔وہ کہتے ہیں کیا ہم پہلی حالت میں لوٹائے جائیں گے۔کیا جب ہم بوسیدہ ہڈیاں ہو جائیں گے۔کہتے ہیں کہ یہ تو اس وقت خسارہ کا لوٹنا ہو گا۔پھر وہ واقعہ صرف ایک ہی ہیبت ناک آواز ہے۔پس وہ اسی وقت میدان میں آموجود ہوں گے۔

اب سورت البقرہ طویل سورت ہے اس میں احکام بیان کیے گئے ہیں اس کی آیات طویل ہیں اور سورت بھی طویل ہے۔

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ وَاشْكُرُوا لِلَّهِ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ[26]

اے ایمان والو! پاکیزہ رزق کھاؤ جو ہم نے تم کو دیا اور اللہ کا شکر ادا کرو اگر تم اسی ہی کی عبادت کرتے ہو۔

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مکی سورتوں کے اختصار کی ایک خاص وجہ مقصود تھی کہ لوگوں کے سامنے عقائد کو بیان کیا جائے اور ان کو آخرت کی آگاہی ایسے اسلوب میں دی جائے کہ ان کے دل اللہ کی طرف مائل ہوں اور ان پر حجت تام ہو۔جبکہ مدنی سورتیں ایک ریاست کے تشکیل دیئے جانے کے بعد نازل ہوئیں اور خطاب ان افراد سے تھا جو قرآن پر ایمان رکھتے تھے۔ان میں احکام بیان کیے گئے اس لیے یہ سورتیں طویل ہیں۔اس سے قرآنی اسلوب کا حکمت سے بھرپور ہونا ظاہر ہوتا ہے۔جب کلام سامعین کی نوعیت کو سامنے رکھ کر کی جائے تو جس فرد میں جتنی سننے اور سمجھنے کی صلاحیت ہوتی ہے۔اس قدر کلام ہو تو یہ کلام پر اثر ہوتی ہے اور اس کلام کو معاشرے میں پسند کیا جاتا ہے۔اگر کلام سامعین کی نوعیت کو سامنے رکھ کر نہ ہو تو کلام کا اثر ضائع ہو جاتا ہے۔یہی وجہ کہ قرآن مجید ہر زمانے میں اثر رکھتا ہے کہ سامعین کی نوعیت کو سامنے رکھ کر کلام کی گئی ہے۔

یاد رکھنے میں آسانی

مکی اور مدنی سورتوں کی ساخت میں تفاوت کی ایک وجہ یہ ہے کہ قرآن مجید کی تبلیغ کرنا اور یاد کرنا آسان ہو۔امام قرطبی اسی حکمت کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

قرآن کا نزول صرف مطالعے کے لیے نہیں بلکہ عملی زندگی میں رہنمائی کے لیے تھا، اس لیے مختلف حالات کے مطابق سورتوں کی ساخت مختلف رکھی گئی۔[27]

مختصر سورتیں عام لوگوں کے لیے یاد رکھنا اور تلاوت کرنا آسان تھا۔

قرآن کا منفرد ادبی اور بلاغی اسلوب

قرآن مجید اپنے دامن میں عربی ادب وبلاغت کا ایک ذخیرہ سمیٹے ہوئے ہے۔تو مکی مختصر سورتوں میں وہ منفرد ادب وبلاغت جگہ جگہ نظر آتا ہے۔یوں محسوس ہوتا ہے کہ ایسا کلام جس میں ادب وبلاغت کا دریا بہا دیا گیا ہے۔اسی لیے نزول قرآن کے موقع پر موجود عرب ادباء قرآن مجید کا مقابلہ کرنے سے قاصر تھے۔علامہ طبریؒ قرآن مجید کے اس ادبی اور بلاغی اسلوب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

قرآن کا نظم ایسا ہے کہ مختصر سورتیں جذبات اور روحانی اثر ڈالنے کے لیے ہیں، جبکہ طویل سورتیں قوانین اور تفصیلات فراہم کرتی ہیں۔[28]

عبادات اور فقہ میں سہولت، نماز میں مختصر اور طویل سورتوں کا استعمال

اسلام میں نماز کے مختلف اوقات میں مختلف طوالت کی سورتیں پڑھنا مستحب ہے۔اس لیے سورتوں کو تین حصوں میں تقسیم کیا گیا بعض سورتیں طویل، بعض متوسط اور بعض مختصر ہیں۔امام نووی شرح مسلم میں لکھتے ہیں:

فجر، مغرب، عشاء میں لمبی سورتیں، جبکہ ظہر، عصر میں مختصر سورتیں تلاوت کی جاتی ہیں۔[29]

صحیح مسلم میں رسول اللہ ﷺ کا یہ عمل منقول ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے فجر میں سورۃ السجدہ اور سورۃ الانسان کی تلاوت فرمائی۔[30]

اسی طرح صحیح بخاری میں رسول اللہ ﷺ کا یہ عمل منقول ہے کہ مغرب کی نماز میں آپ ﷺ چھوٹی سورتیں تلاوت فرماتے تھے، جبکہ مغرب میں چھوٹی سورتیں پڑھیں۔[31]

قرآنی پیغام کی جامعیت اور ہمہ گیریت

قرآن مجید کا پیغام ابدی اور عالمگیر ہے۔ اس لیے ضرورت تھی کہ اس میں ایسا اسلوب اختیار کیا جائے کہ وہ پیغام جامعیت اور ہمہ گیریت کا مجموعہ ہو۔ اس لیے قرآن مجید کی سورتوں کی ساخت اور ترتیب میں اس چیز کو ملحوظ خاطر رکھا گیا ہے۔ چنانچہ ڈاکٹر فضل الرحمن اسی مضمون کو واضح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

قرآن صرف ایک قوم کے لیے نہیں بلکہ پوری انسانیت کے لیے ہے۔ قرآن کا پیغام مختلف اوقات اور حالات میں مختلف اقوام پر اثر ڈالنے کے لیے آیا، اس لیے اس کی سورتیں بھی مختلف ساخت اور طوالت رکھتی ہیں۔[32]

اسی طرح ڈاکٹر محمد حسن ذہبی لکھتے ہیں:

قرآن کا ہر بیان ایک منفرد پیغام رکھتا ہے، جو اس کی ہمہ گیریت کا مظہر ہے۔[33]

سورتوں کی طوالت اور ساخت میں تفاوت قرآن کے اعجاز کا ایک پہلو ہے۔ چھوٹی سورتیں ابتدائی دور میں ایمان اور بنیادی تعلیمات پر زور دیتی ہیں، جبکہ طویل سورتیں بعد میں تفصیلی احکامات اور معاشرتی قوانین پیش کرتی ہیں۔

هَذَا بَلَاغٌ لِلنَّاسِ وَلِيُنْذَرُوا بِهِ وَلِيَعْلَمُوا أَنَّمَا هُوَ إِلَهٌ وَاحِدٌ وَلِيَذَّكَّرَ أُولُو الْأَلْبَابِ[34]

خلاصہ کلام

قرآن کی سورتوں کی ساخت اور طوالت میں تفاوت ایک الہامی اور حکمت بھری ترتیب ہے۔

یہ ترتیب قرآن کے تدریجی نزول سے ہم آہنگ ہے۔ یہ تبلیغ، یادداشت اور حفظ کے لیے زیادہ موزوں ہے۔

یہ فقہ، عبادات اور عملی زندگی میں رہنمائی فراہم کرتی ہے۔ یہ قرآنی پیغام کو زیادہ مؤثر اور جامع بناتی ہے۔

لہٰذا قرآن مجید کی سورتوں میں طوالت اور ساخت کا تفاوت اللہ کی حکمت اور ہدایت کے اصولوں کے مطابق ہے اور یہ قرآن کے فہم و تدبر کے لیے ایک عظیم خصوصیت ہے۔

3)موضوعاتی یکسانیت کا فقدان:

عمومی طور پر قرآن مجید کی طویل سورتیں خاص طور پر مدنی سورتوں میں ایک سے زیادہ موضوع بیان کیے گئے ہیں۔ مستشرقین کا دعویٰ ہے کہ قرآن مجید کی سورتوں میں موضوعاتی ترتیب نہیں ہے۔ ایک سورت میں مختلف موضوعات(توحید، جہاد، معاشرتی احکامات، تاریخ، انفاق فی سبیل اللہ، رسالت، قیامت وغیرہ) بیان ہونے کی وجہ سے یہ معلوم ہوتا ہے قرآن مجید ایک غیر منظم کتاب ہے۔ جس میں مختلف ادوار میں چیزیں شامل کی گئی ہیں اور تدوین قرآن کے وقت اس کی ترتیب کو ملحوظ خاطر نہیں رکھا گیا ہے۔ جس کی وجہ سے قرآن مجید کا متن اور فہم متاثر ہوا ہے۔ چنانچہ جرمن مستشرق نولڈیکے لکھتا ہے:

"The Qur'anic Surahs often lack thematic unity. A single Surah may contain discussions on diverse topics such as theology, law, and history, which creates an impression of disorganization."[35]

(قرآن کی سورتیں اکثر موضوعاتی یکسانیت سے محروم ہوتی ہیں۔ ایک ہی سورت میں الٰہیات، قانون اور تاریخ جیسے مختلف موضوعات پر گفتگو ہوتی ہے، جو ایک بے ترتیبی کا تاثر دیتی ہے)

سر ولیم میور لکھتا ہے:

"The Quran lacks thematic consistency, as its Surahs often shift abruptly between different topics. This suggests that the text was compiled from various fragments without a coherent editorial process."[36]

قرآن میں موضوعاتی یکسانیت کا فقدان ہے، کیونکہ اس کی سورتیں اکثر مختلف موضوعات کے درمیان اچانک منتقل ہوتی ہیں۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ متن کو مختلف ٹکڑوں سے مرتب کیا گیا ہے، جس میں کوئی مربوط تدوینی عمل شامل نہیں تھا۔"

رچرڈ بیل لکھتا ہے:

"The Quranic text lacks a consistent thematic structure, as it often jumps from one subject to another without a clear connection. This indicates that the text was compiled from different sources without a unified editorial framework."[37]

قرآنی متن میں ایک مستقل موضوعاتی ساخت کا فقدان ہے، کیونکہ یہ اکثر ایک موضوع سے دوسرے موضوع کی طرف بغیر کسی واضح تعلق کے منتقل ہوتا ہے۔ یہ اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ متن کو مختلف مصادر سے مرتب کیا گیا ہے، جس میں کوئی متحد تدوینی فریم ورک شامل نہیں تھا۔

مستشرقین اور بعض ناقدین کا اعتراض ہے کہ قرآن کی سورتوں میں یکسانیت (Consistency) نہیں ہے، کیونکہ بعض سورتیں مختصر ہیں، بعض طویل اور ان میں مختلف موضوعات بکھرے ہوئے نظر آتے ہیں۔ تاہم یہ اعتراض درحقیقت قرآن کے نظم اور اس کے ہدایتی مقصد کو نہ سمجھنے کی وجہ سے کیا جاتا ہے۔ قرآن مجید کی ساخت اور اسلوب کے پیچھے ایک گہری حکمت اور الہامی ترتیب کارفرما ہے، جسے ہم درج ذیل نکات میں تفصیل سے بیان کریں گے۔

تجزیہ:

قرآن مجید عام کتب کی طرح کسی ایک موضوع پر نہیں لکھی گئی ہے بلکہ یہ انسانیت کی طرف ایک کامل ہدایت نامہ ہے۔ جس میں انسان کی تمام مذہبی ضرورتوں کو پورا کیا گیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَانًا لِكُلِّ شَيْءٍ[38]

اور ہم نے آپ پر کتاب نازل کی جس میں ہر چیز کا واضح بیان ہے۔

اس لیے قرآن کی سورتیں ایک مخصوص موضوعاتی ترتیب کے بجائے ایک جامع اور ہمہ گیر پیغام پر مبنی ہیں۔ ایک ہی سورت میں مختلف موضوعات کا تذکرہ قرآن کے ادبی اعجاز اور جامعیت کو ظاہر کرتا ہے۔ ڈاکٹر مصطفی السباعی لکھتے ہیں:۔

قرآن عام کتابوں کی طرح نہیں بلکہ وحی پر مبنی کلام ہے۔[39]

علامہ زرکشی فرماتے ہیں:

قرآن کو انسانی تصنیف کے اصولوں پر پرکھنا غلط ہے، کیونکہ یہ اللہ کا کلام ہے، جس کا مقصد ہدایت دینا ہے، نہ کہ روایتی کتابوں کی طرح کسی خاص ترتیب کو برقرار رکھنا۔[40]

عام کتابیں ایک منطقی تسلسل (Linear Structure) پر لکھی جاتی ہیں، مگر قرآن کا اسلوب موضوعاتی وحدت (Thematic Coherence) پر مبنی ہے۔ اس لیے سورتوں میں مختلف مضامین اس موضوعاتی وحدت سے منسلک ہوتے ہیں اور ہر مضمون کا اصل مدار وہی وحدت ہوتی جو پورے موضوع کی ہے۔

عربی زبان کی فطرت اور قرآن کی بلاغت

عربی زبان میں بیان کی تاثیر کے لیے الفاظ اور جملوں کی ساخت مختلف ہوتی ہے۔ جس کی وجہ سے سورتوں کی ساخت بھی مختلف ہوتی ہے اور طویل سورتوں میں کئی مضامین شامل کر دیئے گئے ہیں اور جب ہم ان مضامین میں غور وفکر کرتے ہیں تو ان میں ایک لطیف ربط موجود ہوتا ہے۔ ڈاکٹر فواد سزگین لکھتے ہیں:

قرآن میں اختصار، تکرار اور تفصیل کا امتزاج ہے، جو عربی بلاغت کے اعلیٰ اصولوں کے مطابق ہے۔[41]

علامہ زرکشی قرآن مجید میں مختلف اسلوب ہونے کی وجہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

یہی وجہ ہے کہ قرآن کا اسلوب کہیں خطابی (Rhetorical) اور کہیں بیانیہ (Narrative) ہے، تاکہ ہر قسم کے لوگوں پر اثر ڈال سکے۔[42]

قرآن کا تدریجی نزول(Gradual Revelation)

قرآن مجید تقریباً 23 سال کے عرصے میں نازل ہوا۔ اس دوران مختلف حالات وواقعات پیش آتے رہے۔ مسلمانوں کی سماجی، معاشی معاشرتی ضرورتیں مختلف ہیں۔ اس لیے قرآن مجید کی سورتوں میں حالات وواقعات کی مناسبت سے مختلف موضوعات جمع ہو گئے۔ جن میں غور کرنے سے ایک گہرا ربط معلوم ہوتا ہے۔ امام رازیؒ اس نکتہ کو واضح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

قرآن 23 سال میں مختلف حالات اور ضروریات کے مطابق نازل ہوا۔ اس لیے سورتوں کی ترتیب میں موضوعات مختلف نظر آسکتے ہیں۔[43]

اسی طرح قرآن مجید کے تدریجی نزول کی وجہ سے موضوعات میں یکسانیت نہ ہونے کو ڈاکٹر فضل الرحمن بیان کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

اگر قرآن ایک ہی وقت میں نازل ہوتا، تو یکسانیت ممکن تھی، مگر یہ نازل ہی عملی رہنمائی کے لیے ہوا، نہ کہ تاریخی ترتیب کے مطابق۔[44]

مختلف اقوام اور ذہنی سطحوں کے مطابق خطاب

قرآن کا پیغام صرف ایک قوم یا ایک مخصوص طبقے کے لیے نہیں بلکہ تمام انسانیت کے لیے ہے، اسی لیے اس میں مختلف اسلوب اور انداز اختیار کیے گئے ہیں۔[45]

بعض آیات عام فہم ہیں، بعض تفصیل طلب، تاکہ ہر سطح کے قارئین اور سامعین کے لیے موزوں ہوں۔[46]

قرآن کی ہدایتی ترتیب اور یکسانیت کی ظاہری کمی

قرآن کی ترتیب ہدایتی اور تعلیمی بنیادوں پر ہے۔[47]

قرآن کو حقیقی یکسانیت کی بجائے ہدایت اور تدریس کے اصولوں کے مطابق ترتیب دیا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بعض آیات میں قصے دہرائے گئے، مگر ہر جگہ ایک نیا پہلو پیش کیا گیا ہے۔

مثال: حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قصہ:

سورۃ البقرہ: بنی اسرائیل کی ہدایت کے لیے۔

سورۃ طٰہٰ: موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کے مکالمے پر زور۔

سورۃ القصص: موسیٰ علیہ السلام کی پیدائش اور ہجرت پر روشنی۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یکسانیت نہیں بلکہ موضوعاتی جامعیت ہے۔[48]

جدید علمی تحقیقات اور قرآنی نظم، معاصر اسلامی اسکالرز کا مؤقف

جدید محققین جیسے ڈاکٹر محمد عبد اللہ دراز اور ڈاکٹر امین احسن اصلاحی نے قرآن کے نظم پر تحقیق کی اور ثابت کیا کہ قرآن کی سورتیں ایک مربوط ڈھانچے پر مشتمل ہیں۔[49]

قرآن میں ہر سورۃ کے اندر بھی ایک منظم ڈھانچہ پایا جاتا ہے، جو غور و فکر سے واضح ہوتا ہے۔[50]

سید قطب:

قرآن کے متن میں موضوعاتی یکسانیت کا فقدان نہیں ہے، بلکہ یہ قرآن کے اعجاز کا ایک پہلو ہے۔[51]

قرآن کے ادبی اسلوب پر مستشرقین کی تحقیق

کچھ مستشرقین جیسے نیل رابنسن (Neal Robinson) اور رچرڈ بیل (Richard Bell) نے بھی قرآن کی سورتوں کے اندرونی نظم کو تسلیم کیا۔[52]

ان کے مطابق قرآن ایک ادبی شاہکار ہے اور اس میں موضوعاتی ہم آہنگی موجود ہے، اگرچہ اس کا اسلوب عام کتابوں جیسا نہیں۔[53]

نتیجہ:

قرآن میں ظاہری طور پر یکسانیت کی کمی در حقیقت ایک منفرد نظم کا حصہ ہے۔

قرآن کا نزول تدریجی تھا، اس لیے سورتوں میں اسلوب اور موضوعات میں فرق پایا جاتا ہے۔ یکسانیت کے بجائے قرآن میں موضوعاتی ربط اور جامعیت کو برقرار رکھا گیا ہے۔

قرآن کا نظم انسانی تصانیف سے مختلف اور الہامی ترتیب پر مبنی ہے۔

مستشرقین کے اعتراضات محض سطحی نظر سے کیے گئے، جبکہ جدید تحقیق نے قرآن کے نظم کو ایک مربوط نظام قرار دیا ہے۔

لہٰذا قرآنی سورتوں میں یکسانیت کا فقدان در حقیقت قرآن کی اعجازی ترتیب کا ایک لازمی عنصر ہے، نہ کہ کوئی علمی یا ادبی نقص۔

4) تاریخی تسلسل کا فقدان:

مستشرقین کا یہ بھی کہنا ہے کہ قرآن کی سورتیں تاریخی تسلسل کے اعتبار سے مرتب نہیں ہیں۔ وہ اسے قرآن کے نظم میں ایک کمزوری قرار دیتے ہیں۔ نولڈیکے کا یہ بھی کہنا ہے کہ قرآن کی سورتیں تاریخی تسلسل کے اعتبار سے مرتب نہیں ہیں۔ وہ اسے قرآن کے نظم میں ایک کمزوری قرار دیتے ہیں۔ نولڈیکے اپنی کتاب میں لکھتے ہیں:

> "The Qur'an does not follow a historical sequence. Events from different periods are mentioned without a clear chronological order, which makes it difficult to understand the historical context."[54]

> قرآن تاریخی تسلسل کے مطابق نہیں ہے۔ مختلف ادوار کے واقعات کو واضح تاریخی ترتیب کے بغیر بیان کیا گیا ہے، جس سے تاریخی سیاق کو سمجھنا مشکل ہو جاتا ہے۔

واٹ کا کہنا ہے کہ قرآن میں تاریخی واقعات کو واضح تاریخی ترتیب کے بغیر بیان کیا گیا ہے، جس سے تاریخی سیاق کو سمجھنا مشکل ہو جاتا ہے۔ واٹ اپنی کتاب میں لکھتے ہیں:

> "The Qur'an does not present historical events in a chronological sequence. This lack of historical order makes it difficult to contextualize the events mentioned in the text."[55]

> قرآن تاریخی واقعات کو تاریخی ترتیب کے مطابق پیش نہیں کرتا۔ تاریخی ترتیب کے فقدان کی وجہ سے متن میں مذکور واقعات کو ان کے سیاق میں سمجھنا مشکل ہو جاتا ہے۔

> بیل اپنی کتاب میں لکھتے ہیں:

> "The Qur'an does not present historical events in a chronological sequence. This lack of historical order makes it difficult to contextualize the events mentioned in the text."[56]

> قرآن تاریخی واقعات کو تاریخی ترتیب کے مطابق پیش نہیں کرتا۔ تاریخی ترتیب کے فقدان کی وجہ سے متن میں مذکور واقعات کو ان کے سیاق میں سمجھنا مشکل ہو جاتا ہے۔

تجزیہ:

مستشرقین اور بعض ناقدین اعتراض کرتے ہیں کہ قرآن میں تاریخی واقعات کو ترتیب وار (Chronologically) بیان نہیں کیا گیا، بلکہ مختلف مقامات پر مختلف انداز میں ذکر کیا گیا ہے۔ لیکن جب ہم قرآن کا عمیق مطالعہ کرتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ تاریخی تسلسل کی کتاب نہیں، بلکہ ایک ہدایت نامہ ہے۔ اس لیے اس میں واقعات کو تعلیمی، روحانی اور اخلاقی پہلوؤں کو اُجاگر کرنے کے لیے بیان کیا گیا ہے، نہ کہ کسی عام تاریخی کتاب کی طرح۔

قرآن کا مقصد ہدایت دینا ہے، نہ کہ تاریخ بیان کرنا

قرآن کا بنیادی مقصد انسان کو ہدایت دینا ہے، نہ کہ صرف تاریخی معلومات فراہم کرنا۔ اسی لیے تاریخی واقعات کو صرف وہاں بیان کیا گیا جہاں ان سے کوئی عملی اور اخلاقی سبق ملتا ہے۔[57]

اگر قرآن تاریخی ترتیب میں نازل ہوتا، تو وہ صرف ایک تاریخی کتاب بن کر رہ جاتا، جبکہ اس کا اصل مقصد انسان کی رہنمائی ہے۔[58]

قرآن میں تاریخ کا ذکر اسباق کے لیے ہے، معلومات کے لیے نہیں۔ قرآن جب تاریخی واقعات بیان کرتا ہے، تو اس کا مرکزی نقطہ ان سے سبق دینا ہوتا ہے، نہ کہ محض ترتیب وار تاریخ پیش کرنا۔[59] یہی وجہ ہے کہ قرآن میں بعض واقعات مختلف سورتوں میں مختلف زاویوں سے بیان کیے گئے ہیں۔

حضرت آدم علیہ السلام کا قصہ :

سورۃ البقرہ: (30-38) انسان کی خلافت اور آزمائش پر زور۔

سورۃ الاعراف :(11-27) شیطان کے کردار اور اس کے انجام پر زور۔

سورۃ طہ :(115-123) توبہ اور اللہ کی رحمت پر زور۔

ہر جگہ واقعہ وہی ہے، مگر ہدایت کے مختلف پہلوؤں کو نمایاں کیا گیا ہے۔[60]

قرآن میں تاریخی تسلسل کے بجائے موضوعاتی ترتیب کی حکمت

اگر قرآن تاریخی ترتیب میں ہوتا، تو اس میں فقہ، عقائد، اخلاقیات اور دیگر احکام منتشر ہو جاتے۔ اسی لیے اللہ نے قرآن کی ترتیب کو موضوعاتی طور پر رکھا تاکہ ہر دور کا انسان اسے آسانی سے سمجھ سکے۔[61]

مثال:

بنی اسرائیل کا ذکر:

سورۃ البقرہ :تورات کے احکام کو پس پشت ڈالنے پر۔

سورۃ الاعراف :انبیاء کے ساتھ ان کے رویے پر۔

سورۃ بنی اسرائیل :ان کی تاریخ اور آئندہ کی پیشین گوئیوں پر۔[62]

قرآن میں تاریخی ترتیب کی غیر موجودگی پر مستشرقین کے اعتراضات

رچرڈ بیل (Richard Bell) اور جان ونزبرو (John Wansbrough) جیسے مستشرقین نے دعویٰ کیا کہ چونکہ قرآن میں تاریخی ترتیب نہیں، اس لیے یہ مستند نہیں۔

مستشرقین کے حوالے:

رچرڈ بیل:

"The Quran does not follow a logical historical sequence, making it difficult to trace the chronological development of Islamic teachings."[63]

قرآن منطقی تاریخی ترتیب پر نہیں چلتا، جس کی وجہ سے اسلامی تعلیمات کی زمانی ترقی کا سراغ لگانا مشکل ہو جاتا ہے۔

جان ونزبرو:

"The Quran is a product of a long redactional process rather than a historically arranged scripture."[64]

قرآن تاریخی ترتیب سے مرتب شدہ کتاب کے بجائے ایک طویل تدوینی عمل کا نتیجہ ہے۔

قرآن مجید کی موجودہ ترتیب کے درست اور حکمت پر مبنی ہونے کو بیان کرتے ہوئے امام طبری لکھتے ہیں:

قرآن ایک الہامی کتاب ہے، جس میں واقعات تاریخ کے لحاظ سے نہیں بلکہ ہدایت کے اصولوں کے مطابق بیان کیے گئے ہیں۔[65]

قرآن مجید کی موجودہ ترتیب مبنی بر اعجاز ہے چنانچہ ڈاکٹر حمید اللہ لکھتے ہیں:

قرآن کا تاریخی تسلسل نہ رکھنا در حقیقت اس کا اعجاز ہے، کیونکہ یہ ہر دور کے انسان کے لیے موزوں رہتا ہے۔[66]

تاریخی ترتیب کے بغیر قرآن کے فوائد

قرآن کا ہدایتی پہلو کمزور ہو جاتا۔

فقہی احکام کو سمجھنا مشکل ہو جاتا۔[67]

لوگوں کے لیے روزمرہ زندگی میں قرآن کا اطلاق مشکل ہو جاتا۔[68]

قرآن میں تاریخی ترتیب کا فقدان اس کی حکمت کا ثبوت ہے۔

قرآن ایک تاریخی کتاب نہیں بلکہ ہدایت کی کتاب ہے، اس لیے اس میں تاریخی ترتیب ضروری نہیں۔

قرآن میں تاریخی واقعات کو ان کے اسباق کے مطابق ترتیب دیا گیا ہے، نہ کہ وقت کے لحاظ سے۔

یہ ترتیب قرآن کو ہر دور کے لیے موزوں بناتی ہے اور اس کے فہم کو آسان کرتی ہے۔

لہٰذا قرآن میں تاریخی تسلسل کا فقدان کسی نقص کی علامت نہیں بلکہ اس کی اعجازی ترتیب اور حکمت کا حصہ ہے۔

قرآن کا مقصد محض تاریخی واقعات بیان کرنا نہیں بلکہ ہدایت اور رہنمائی فراہم کرنا ہے۔ اس لیے تاریخی تسلسل کی بجائے تعلیمی اور تربیتی مقاصد کو ترجیح دی گئی ہے۔

قرآن کا متن کسی ترمیم یا اضافے سے محفوظ ہے۔ اس کی حفاظت کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے خود کیا ہے:

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُون[69]

بے شک ہم نے ہی اس ذکر (قرآن) کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔

قرآن کے متن میں ترمیم اور اضافے کا دعویٰ:

بیل کا دعویٰ ہے کہ قرآن کے متن میں ترمیم اور اضافے ہوئے ہیں، جو اس کی اصل شکل کو متاثر کرتے ہیں۔ مستشرق سکالر رچرڈ بیل اپنی کتاب میں لکھتے ہیں:

"There are indications that the text of the Qur'an has undergone revisions and additions over time, which have altered its original form."[70]

ایسے شواہد موجود ہیں کہ قرآن کے متن میں وقت کے ساتھ ترمیم اور اضافے ہوئے ہیں، جنہوں نے اس کی اصل شکل کو متاثر کیا ہے۔

خلاصۃ البحث

اس تمام بحث کا حاصل یہ ہے کہ مستشرقین کی سورتوں کے نظم پر تنقیدات بے بنیاد ہیں۔ ترتیب نزولی اور ترتیب توفیقی میں عدم موافقت میں بہت ساری حکمتیں ہیں جن پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن مجید کی یہی ترتیب سب سے عمدہ ہے جو فہم قرآن اور نظم قرآن میں کلیدی کردار ادا کرتی ہے۔

قرآن مجید تاریخی کتاب نہیں ہے بلکہ یہ کتاب ہدایت ہے اس کا باہمی نظم میں ہدایت کے پہلو کو سامنے رکھا گیا ہے۔

نزولِ قرآن یکبارگی نہیں ہوا بلکہ تدریجاً ہوا اس لیے موقع محل کی مناسبت سے مختلف موضوعات کو یکساں کیا گیا ہے۔

قرآن مجید کو اگر ترتیب نزولی میں برقرار رکھا جاتا تو فقہی مسائل کی تفہیم مشکل ہوتی۔ فقہی مسائل کی وجہ سے اس کو ترتیب توقیفی میں محفوظ کیا گیا ہے۔

قرآن مجید کی موجودہ ترتیب وحی الٰہی کے مطابق ہے اور اس پر امت کا اجماع ہے۔ اس میں کلام کا حسن اور نظم برقرار ہے بلکہ غور وفکر سے اس کے نظم میں لطافت وظرافت کی اعلیٰ مثالیں موجود ہیں۔

نزولی ترتیب کے بجائے موجودہ ترتیب کو برقرار رکھنا قرآن کے پیغام کی حفاظت، اشاعت اور فہم کے لیے سب سے زیادہ حکمت والا فیصلہ تھا۔

مدنی سورتوں کا اسلوب بیان عام فہم اور سادہ ہے۔ کیونکہ اس میں احکام کا بیان ہے۔ جس کی وجہ سے سورتیں طویل بھی ہیں۔ جبکہ مکی سورتوں میں عقائد ونظریات کا بیان ہے اور قرآن مجید کی فصاحت وبلاغت کی وجہ سے آیات اور سورتیں مختصر ہیں جو دلوں پر اثر کرنے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔

قرآن مجید کا پیغام ابدی اور عالمگیر ہے۔ اس لیے ضرورت تھی کہ اس میں ایسا اسلوب اختیار کیا جائے کہ وہ پیغام جامعیت اور ہمہ گیریت کا مجموعہ ہو۔

ترتیب توقیفی قرآن کو ہر دور کے لیے موزوں بناتی ہے اور اس کے فہم کو آسان کرتی ہے۔

قرآن میں تاریخی تسلسل کا فقدان کسی نقص کی علامت نہیں بلکہ اس کی اعجازی ترتیب اور حکمت کا حصہ ہے۔

حوالہ جات:

1 Theodor Nöldeke, *Geschichte des Qorâns* (Göttingen: Verlag der Dieterichschen Buchhandlung, 1860), 1: 120.

2 Richard Bell, *The Qur'an: Translated, with a Critical Re-arrangement of the Surahs*, 2 vols. (Edinburgh: T&T Clark, 1937), 1: 45.

3 W. Montgomery Watt, *Bell's Introduction to the Qur'an* (Edinburgh: Edinburgh University Press, 1970), 78.

4 بخاری، ابو عبداللہ، محمد بن اسمٰعیل، **الجامع الصحیح**، (الریاض: دارالسلام، س ن)، رقم الحدیث:4986-

5 امام زرکشی، **البرہان فی علوم القرآن**، 259/1-

6 بخاری، ابو عبداللہ، محمد بن اسمٰعیل، **الجامع الصحیح**، (الریاض: دارالسلام، س ن)، رقم الحدیث(4997

7 مولانا امین احسن اصلاحی، **تدبر قرآن**، ()، 80/1-

8 ڈاکٹر محمد حسین الذہبی، **التفسیر والمفسرون**، ()، 100/1-

9 امام رازی، **مفاتیح الغیب**، 10/2-

10 ابن کثیر، **فضائل القرآن**، ص69-

11 بخاری، ابو عبداللہ، محمد بن اسمٰعیل، **الجامع الصحیح**، (الریاض: دارالسلام، س ن)، رقم الحدیث:4987-

12 ایضاً، رقم الحدیث:4988-

13 امام سیوطی، **الاتقان فی علوم القرآن**، 170/1-

14 محمد عبدہ، **تفسیر القرآن**، ص45-

15 المراغی، **تفسیر المراغی**، 67/2-

16 ڈاکٹر، فضل الرحمن، **اسلام اور جدیدیت**، ص89-

17 Richard Bell, *The Qur'an: Translated, with a Critical Re-arrangement of the Surahs* (Edinburgh: T&T Clark, 1937), 1: 45.

18 W. Montgomery Watt, *Bell's Introduction to the Qur'an* (Edinburgh: Edinburgh University Press, 1970), 78.

19 امام زرکشی، **البرہان فی علوم القرآن**، 208/1-

20 ڈاکٹر حمید اللہ، **تاریخ قرآن مجید**، ص72-

21 امام سیوطی، جلال الدین، **الاتقان فی علوم القرآن**، 120/1-

22 ڈاکٹر، فضل الرحمن، **Islam and Modernity**، ص89-

23 امام رازی، **مفاتیح الغیب**، 35/2-

24 ڈاکٹر محمد حسین الذہبی، **التفسیر والمفسرون**، 145/1-

25 سورۃ لنباء 79:06-

26 سورۃ لبقرہ 2: 172-

27 امام قرطبی، **الجامع لاحکام القرآن**، 50/1-

28 امام طبری، **جامع البیان عن تأویل آی القرآن**، 98/2-

29 امام نووی، **شرح جامع صحیح مسلم**، 210/4-

30 مسلم، رقم الحدیث: 733-
31 بخاری، ابوعبداللہ، محمد بن اسمٰعیل، **الجامع الصحیح**، (الریاض: دارالسلام، س ن)، رقم الحدیث: 776-
32 ڈاکٹر، فضل الرحمن، **Major Themes of the Qur'an**، ص92-
33 ڈاکٹر محمد حسین الذہبی، **التفسیر والمفسرون**، ص: 120-123-
34 سورہ براھیم14:52-

35 Theodor Nöldeke, *Geschichte des Qorâns* (Göttingen: Verlag der Dieterichschen Buchhandlung, 1860), 1: 150.
36 (Muir, The Life of Mahomet, 1861, p. 198-202)
37 Bell, The Quran: Translated with a Critical Re-arrangement of the Surahs, p. 78-

38 سورۃ النحل82:16-
39 ڈاکٹر مصطفی السباعی، **السنّة ومكانتها في التشريع الإسلامي**، ص120-
40 امام زرکشی، **البرہان فی علوم القرآن**، 220/1-
41 امام سیوطی، **الاتقان فی علوم القرآن**، 140/2-
42 ڈاکٹر فواد سزگین، **Geschichte des arabischen Schrifttums**، 210/1-
43 ابن حجر عسقلانی، **فتح الباری**، 45/9-
44 امام رازی، **مفاتیح الغیب**، 67/3-
45 ڈاکٹر، فضل الرحمن، **Major Themes of the Qur'an**، ص80-
46 امام قرطبی، **الجامع لاحکام القرآن**، 99/1-
47 امام ابن تیمیہ، **مجموع الفتاویٰ**، 75/23-
48 ڈاکٹر یاسر قاضی، **An Introduction to the Sciences of the Qur'an**، ص135-
49 ڈاکٹر محمد عبداللہ دراز، **النبا العظیم**، ص89-
50 مولانا امین احسن اصلاحی، **تدبر قرآن**، 7/1-
51 سید قطب، **فی ظلال القرآن**، 56/1-
52 نیل رابنسن، **Discovering the Qur'an**، ص145-
53 رچرڈ بیل، **The Qur'an: Translated and Re-arranged**، ص210-

54 Theodor Nöldeke, *Geschichte des Qorâns* (Göttingen: Verlag der Dieterichschen Buchhandlung, 1860), 1: 120.
55 W. Montgomery Watt, *Muhammad at Medina* (Oxford: Clarendon Press, 1956), 65.
56 Richard Bell, *The Qur'an: Translated, with a Critical Re-arrangement of the Surahs* (Edinburgh: T&T Clark, 1937), 2: 30.

57 امام زرکشی، **البرہان فی علوم القرآن**، 185/1-
58 امام سیوطی، **الاتقان فی علوم القرآن**، 140/1-
59 ڈاکٹر، فضل الرحمن، **Major Themes of the Qur'an**، ص67-
60 امام رازی، **مفاتیح الغیب**، 45/3-
61 امام ابن تیمیہ، **مجموع الفتاویٰ**، 92/23-
62 ڈاکٹر یاسر قاضی، **An Introduction to the Sciences of the Qur'an**، ص135-

63 Bell, The Quran: Translated and Re-arranged, p:90-

64 Wansbrough, Quranic Studies, p. 45-

65 ڈاکٹر محمد عبداللہ دراز، **النبا العظیم**، ص89-

66 مولانا امین احسن اصلاحی، **تدبرِ قرآن**، 80/1-

67 امام طبری، **جامع البیان عن تأویل القرآن**، 98/2-

68 ڈاکٹر حمید اللہ، **تاریخ قرآن مجید**، ص120-

69 سورۃ الحجر 09:15-

70 Richard Bell, *Introduction to the Qur'an* (Edinburgh: Edinburgh University Press, 1953), 90.